

اسلامی تاریخ میں بنو سعد کا کردار

## The Role of Banu Sa'd in Islamic History

Dr. Saeeda

Assistant Professor, Department of Arabic, GCWUF.

Email: saeedabano@gcwuf.edu.pk

Laiba Mumtaz

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, GCWUF.

Sidra Yaseen

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, GCWUF.

Email: sidrayaseen261@gmail.com

Received on: 02-07-2025

Accepted on: 04-08-2025

### Abstract

An important and complex role in early Islamic history was performed by the Banu Sa'd ibn Bakr, a well-known clan of the Hawazin tribe. Their most well-known accomplishment was caring for the Prophet Muhammad when he was still a baby. For several years, Halimah bint Abi Dhu'ayb al-Sa'diyah and her family raised the young Prophet in the desert. This experience was crucial to his growth and was subsequently mentioned for the blessings it bestowed upon the tribe. Like a large portion of Hawazin, the Banu Sa'd initially rejected the emerging Muslim society. This was especially evident at the Battle of Hunayn (8 AH/630 CE). They all converted to Islam after the Prophet's extraordinary kindness and their defeat. Members of the Banu Sa'd joined the early Muslim community (ummah) and participated in military operations (futuhat) as Muslims, assimilating into the growing Islamic state. Their latter importance stems from the fact that they produced eminent scholars, especially in the field of hadith, including the well-known Twelver Shi'i scholar Al-Shaykh Al-Saduq (Ibn Babawayh). As a result, the Banu Sa'd changed from being the Prophet's first caretakers to being his enemies to becoming his devoted followers, creating a lasting legacy via their early association with the Prophet's life as well as their later contributions to Islamic scholarship and society.

**Keywords:** Banu Sa'd, tribe, Battle of Hunayn, Islamic state

قبیلہ بنو سعد کا تعارف

سعد بن بکر بن ہوازن، قبیلہ قیس عیلان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور یہ قبل اسلام بنو سعد بن بکر کے دادا تھے۔ قیس عیلان، جو کہ عدنان کی نسل میں سے ہیں، بنو سعد بن بکر کے بانی کے طور پر جانے جاتے ہیں اور انہیں ایک معروف جاہلی قبیلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قبیلے کے افراد اپنی

زبانی قابلیت اور فصاحت کی بنا پر نمایاں سمجھے جاتے تھے۔ بنو سعد بن بکر کا مقام جاہلیت کے زمانے میں مکہ سے شمال مشرق کی طرف بوباہ کے نزدیک واقع تھا۔ اسی جگہ پر نبی اکرم ﷺ نے رضاعت لی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے اس واقعے کے بارے میں کہا: پھر ہم نے اپنے دیار بلاد بنو سعد کی جانب واپس جانے کا ارادہ کیا۔ بنو جودی بھی بنو سعد بن بکر کے ساتھ شامل تھے، جو اندلس کے علاقے میں رہائش پذیر تھے جبکہ قبیلہ عتیبہ عرب کے جزیرہ نما میں آباد تھا۔

### نسب

سعد بن بکر کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے: سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حصفہ بن قیس عیلام بن مضر بن نزار بن معد بن

### عدنان 1

#### حضرت حلیمہ سعدیہ کا خاندان

ان کا عرف لقب ام کبشہ تھا، جو ان کی بیٹی کبشہ کے نام کے حوالے سے دیا گیا تھا۔ حضرت حلیمہ کے زوج یعنی کبشہ کے والد کو بھی ابو کبشہ کے لقب سے جانا جاتا تھا، جو ان کی بیٹی کے نام سے منسوب ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بنی ہوازن کی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں، یعنی وہ بنی سعد ابن بکر ابن ہوازن کی نسل میں پیدا ہوئی تھیں۔ 2

### اولاد

حضرت حلیمہ کی اولاد میں عبداللہ، انیسہ اور جذامہ ہیں جنہیں شیمابھی کہا جاتا ہے 3

#### حضرت حلیمہ کے واسطے سے رضائی بھائی

نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی دودھ پلایا۔ وہ آنحضرت ﷺ کے شدید مخالف تھے، مگر فتح مکہ کے موقع پر وہ مسلمان ہو گئے اور دل و جان سے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سعد بن بکر کے گھر میں شیر خوار مہمان تھے، جہاں ان کی والدہ نے آپ ﷺ کو بھی دودھ پلایا۔ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھے۔ اس لئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ﷺ کے دو مختلف طریقوں سے رضاعی بھائی بنے، ایک ثویبہ کی طرف سے اور دوسرا حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے۔ 4

#### دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور برکات کا ظہور

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سعد ابن بکر ابن ہوازن کی دس دایاؤں کے ساتھ سفر کا آغاز کیا۔ سب دودھ پلانے کے لیے بچے حاصل کرنے نکلے یہ سال شدید خشک سالی اور قحط سے متاثر تھا جس کی وجہ سے سواری کا خچر کمزور ہو گیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک بڑی عمر کی اونٹنی موجود تھی جس کے تھنوں میں ایک بوند بھی دودھ باقی نہیں رہا تھا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہم پوری رات چین سے نہیں سوتے تھے کیونکہ ہمارا بچہ بھوک کی وجہ سے روتا اور بے چین رہتا تھا۔ میرے پاس اتنا دودھ نہیں تھا جو اس کے

لیے کافی ہو سکے اور نہ ہی ہماری اونٹنی کے تھنوں میں اتنا دودھ تھا کہ بچے کا پیٹ بھر سکے۔ یعنی اتنا دودھ نہیں تھا کہ بچہ اسے پی کر سڑھا سکے اور سیراب ہونے کے بعد سکون سے سو سکے۔ پھر بھی، ہمیں امید تھی کہ ہمیں سکون اور آرام ملے گا۔ لہذا، میں اپنے اس کمزور نچر پر سوار ہو کر روانہ ہوئی۔ چنانچہ، میں اس کمزور اور دہلی پتلی اونٹنی کی بدولت قافلے سے کافی پیچھے رہ جاتی تھی، جس سے سب لوگ بے چینی محسوس کرتے تھے۔ بالآخر ہم وہاں پہنچ گئے اور دودھ پینے والے بچوں کی تلاش شروع کر دی۔

### عربوں کا دستور

یہ عربوں کا طریقہ تھا کہ جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ دوسرے قبیلے کی دایہ تلاش کرتے تھے تاکہ بچہ وہاں رہ کر درست زبان سیکھے اور مہذب بن جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ عرب لوگ اپنے بچوں کو کسی دایہ کے سپرد اس لیے کرتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں ایک ماں کا اپنے بچے کو خود دودھ پلانا عار اور شرم کی بات سمجھی جاتی تھی۔ یعنی، ماں کا مستقل طور پر اپنے بچے کو دودھ پلانا شرمناک سمجھا جاتا تھا۔ ماں بچوں کو تب تک دودھ پلاتی جب تک کوئی دایہ نہیں پہنچ جاتی تھی 5

جب بھی کسی بچے کی ولادت عربوں میں ہوتی، تو وہ اس کی عالی تربیت کے لئے اسے دیہات کے علاقوں میں منتقل کر دیتے تھے۔ ان بچوں کی نگہداشت کا انتظام ان علاقوں میں موجود ماہر خواتین کرتی تھیں، جو ان سے رقم لے کر یہ خدمات مہیا کرتیں۔ اس طرح، ایک طرف بچے کی پرورش دیہاتی علاقوں میں صاف ہوا سے اور دوسری طرف مقامی دایہ اور رضاعی ماؤں کے دودھ پلانے والے ان کی خوراک کا انتظام کرتے تھے جو کہ مالی اعتبار سے نادر لیکن محبت کرنے والی تھیں۔ عرب کے اسی دستور کے مطابق، جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ کی پرورش اور شیر خوارگی کی ذمہ داری حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کی گئی، جس کو انہوں نے انتہائی مہارت سے انجام دیا۔

### دیہی علاقوں میں نومولود بچوں کی نشوونما

عرب شہریوں اور بدوؤں نے اپنے بچوں کو دیہاتی اور نسبتاً سبز مقامات پر بھیجنے کی کوشش کی تاکہ وہ صحت مند، خوشحال اور صاف ستھری فضاء میں بڑے ہوں۔ عرب لوگ اپنی اولاد کو ان دیہاتی عورتوں کے حوالے اس توقع کے ساتھ کرتے ہیں کہ وہ دیہی زندگی میں پروان چڑھ کر مضبوط اور صحت مند ہوں گے۔ 6

### زبان کی فصاحت دیہات میں

بچے کو فصیح اور شائستہ بنانے کے لئے دوسرے قبیلے کی دایہ کے حوالہ کیا جاتا تھا قریش اپنے بچوں کو دیہاتی عورتوں کے سپرد کرتے تھے تاکہ وہ ان کو دودھ پلائیں، کیونکہ عرب کی دیہی آبادی بہت ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ عربی بولتی تھی اور ان کا کلام انتہائی شائستگی پر مشتمل ہوتا تھا۔ اسی لئے عبدالملک ابن مردان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ ہمارے لئے ولید یعنی اس کے بیٹا کی محبت مانع بنی کیونکہ اس نے اپنے بیٹے سے بے پناہ محبت کی وجہ سے اسے دیہات میں دودھ پلانے نہیں بھیجا۔ بلکہ اس کی والدہ نے اسے شہر میں، یعنی اپنے ہی پاس

رکھا۔ اس لیے وہ عربی بولنے میں ماہر نہیں تھا جبکہ اس کا بھائی سلیمان انتہائی فصاحت و بلاغت کے ساتھ عربی بولتا تھا کیونکہ اس نے دیہاتی زندگی گزاری اور دودھ ایک دایہ سے پیا۔

### دائیوں کا قافلہ

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب ہمارا قافلہ وہاں پہنچا اور بچوں کو تلاش کرنے لگا تو ہم میں سے ہر ایک دایہ کو رسول اللہ ﷺ پیش کئے گئے یعنی عبدالمطلب نے ہر دایہ سے آنحضرت ﷺ کو لینے کے لئے کہا مگر جب ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ یہ بچہ یتیم ہے تو ہم آپ ﷺ کو لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ کیونکہ بچہ لینے سے ہمارا مقصد یہ ہوتا تھا کہ بچے کا باپ ہمیں کافی انعام وغیرہ دے جبکہ آنحضرت ﷺ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لئے ہم کہا کرتے تھے کہ اس بچے کی ماں اور دادا کیا انعام دیں گے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہم آپ ﷺ کو لینا نہیں چاہتے تھے

### حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچے سے محروم

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری ساتھی خواتین میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی بچہ نصیب ہوا۔ میں صرف بچے کے بغیر رہ گئی۔ جب ہم مایوس ہو کر واپس جانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ واللہ! یہ بات میرے لیے بہت بڑی ہے کہ میں اپنی ساتین خواتین کے ساتھ بغیر بچے کے واپس جاؤں گی۔ اب، واللہ! میں اس بچے کے پاس جا کر ہی اسے لے لوں گی۔

### سعادت حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

میرے شوہر نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خدا کی رحمتیں ممکن ہے کہ اس بچے کے ذریعے ہم پر نازل ہوں، چنانچہ میں وہاں جا کر اسے لے آئی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبدالمطلب نے مجھ سے مل کر پوچھا تم کون ہو؟ میں نے یہ کہا کہ میں بنی سعد قبیلے کی ایک عورت ہوں۔ انہوں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا حلیمہ یہ سن کر حضرت عبدالمطلب مسکرائے اور کہنے لگے۔ سعادت اور حلم یعنی خوش قسمتی اور بردباری و شرافت دونوں ایسی صفات ہیں جن میں زمانے کی بھلائی اور ہمیشہ کی عزت پوشیدہ ہے۔

اے حلیمہ میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے جسے میں نے دودھ پلانے کے لئے قبیلہ بنی سعد کی خواتین سے رابطہ کیا، مگر انہوں نے اسے اپنانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمیں یتیم بچے کی دیکھ بھال سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہم بچوں کے والدین سے انعامات حاصل کرنے کی خاطر بچوں کو لیتے ہیں۔ تو کیا تم بتا سکتی ہو کہ کیا تم اس بچے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری لے سکتی ہو؟ یہ ممکن ہے کہ وہ بچہ تمہارے لئے خوشی اور برکت کا ذریعہ بن جائے۔ میں نے کہا۔ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں اپنے شوہر سے بھی مشورہ کر لوں۔

### حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دیدار رخ مصطفیٰ ﷺ

میں یہ کہہ کر اپنے شوہر کے پاس واپس آئی اور اسے یہ معاملہ بتایا۔ یہ سن کر ایسا محسوس ہوا جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو خوشی اور مسرت سے بھر دیا۔ لہذا فوراً کہا کہ حلیمہ، اس بچے کو اپنے پاس رکھ لو۔ جب میں نے حضرت عبدالمطلب کے پاس واپس آ کر دیکھا تو وہ میرے انتظار

میں موجود تھے۔ میں نے ان سے کہا، "برائے مہربانی بچے کو مجھے دے دیجئے۔" یہ سن کر حضرت عبدالمطلب کے چہرے پر خوشی کی لکیریں نمایاں ہو گئیں۔ انہوں نے میرے ہاتھ کو تھاما۔ اور مجھے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رہائش گاہ میں لے جایا گیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے خوش آمدید کہنے کے بعد اپنے گھر، یعنی حجرے میں لے گئیں، جہاں حضرت محمد ﷺ موجود تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک اونٹنی کے پلٹے ہوئے تھے جو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ آپ ﷺ کے نیچے ایک سبز ریشمی چادر تھی۔ آپ ﷺ سیدھے دراز لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے سانس کی آواز سے مشکلی خوشبو پھیل رہی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو بیدار کرنے سے گریز کیا کیونکہ آپ ﷺ کی خوبصورتی مجھے بہت اچھی لگی اور میں نے محبت کے ساتھ اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سینے پر رکھا۔ آپ ﷺ نے فوراً مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف دیکھا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے ایک روشنی ظاہر ہوئی جو آسمان تک پہنچنے لگی، اور میں اسے دیکھ رہی تھی۔

جین اقدس پر حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوسہ

میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیان پیار بھرا بوسہ دیا اور آپ ﷺ کو اپنی گود میں اٹھالیا۔ آپ ﷺ کو اختیار کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے سوا کوئی اور بچہ میرے لیے نہیں ملا، ورنہ میں نے آپ ﷺ کے اوصاف کا ذکر کیا ہے جو خود اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اختیار کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ کا ایک چھاتی سے دودھ پینا

بعد ازاں، میں نے آپ ﷺ کو اپنے قافلے کے ساتھ شامل کر لیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لیے گود میں اٹھایا تو آپ ﷺ میری دائیں چھاتی سے دودھ پینے لگے اور اللہ کے حکم سے سیر ہو گئے۔ کیونکہ جب انہوں نے دوسری چھاتی آپ ﷺ کے منہ میں دینا چاہا تو آپ ﷺ نے اسے نہیں پکڑا۔ پھر دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔

اس کے بعد، آپ ﷺ کی حالت یہی رہی۔ آپ ﷺ صرف ایک دایہ چھاتی تھامتے تھے۔ ہمدانی کی کتاب سبعیات میں بیان کیا گیا ہے کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک چھاتی سے دودھ نہیں ملتا تھا، لیکن جب انہوں نے اسے آنحضرت ﷺ کے منہ سے لگایا تو اس میں دودھ کی دھاریں بننے لگیں۔ "پھر آنحضرت ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے بھائی دایہ حلیمہ کے بیٹے عبد اللہ نے بھی دودھ پیا اور سیر ہو کر سو گئے، حالانکہ اس کی بھوک کی وجہ سے ہم خود بھی نہیں سو سکے۔ اس کا نہ سونا بھوکے رہنے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ پھر میرے شوہر اٹھ کر ہماری اس کمزور اونٹنی کے پاس گئے، تو انہوں نے دیکھا کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس کا دودھ دوہا اور ہم دونوں نے سیر ہو کر پیا، پھر بڑی آرام دہ رات گزاری۔ میری صبح کے آغاز میں میرے شوہر نے مجھ سے کہا، حلیمہ! کیا آپ جانتی ہیں کہ خدا کی قسم، یہ واقعی ایک خوش نصیب بچہ ہیں۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ میری خواہش ہے۔"

## برکت اور سواری کی تیز رفتاری

اس کے بعد ہم نے واپسی کا سفر شروع کیا۔ میں اپنے نچر پر سوار ہوئی اور اسی کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا۔ اب یہ اتنی تیز رفتاری سے آگے بڑھا کہ تمام قافلے کو پیچھے چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی میرا ہمسرنہ بن سکا، آخر کار میری ساتھی دایاں مجھ پر تنقید کرنے لگیں: اے بنت ابو ذویب، تمہیں کیا ہو گیا۔ ہمارا بھی خیال رکھو، ہم اتنا تیز چلنے والے ہیں۔ کیا یہ وہی نچر نہیں ہے جس پر تم آئی تھیں اور جسے ایک ایک قدم چلنا مشکل ہوتا تھا؟ میں نے ان سے کہا، ہاں خدا کی قسم، یہ وہی ہے۔ 'وہ بولیں۔ اللہ کی قسم، اس کا معاملہ تو واقعی عجیب ہے۔

## نچر کی گویائی

حضرت دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُس لمحے میں نے سنا کہ میرا گدھا بول اٹھا اور اُس نے یہ کہا۔ اللہ کی قسم، میرا معاملہ تو نہایت عجیب و غریب اور خاص سے بھی کہیں زیادہ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ زندگی عطا کی، یعنی موت کے بعد، اور انتہائی کمزوری کے بعد طاقت و قوت بخشی۔ اے بنی سعد کی عورتوں! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری کمر پر کون ہے؟ میری کمر پر وہ ہیں جو بہترین نبی ہیں پیغمبروں کے سردار ہیں، ماضی اور حال میں سب سے برتر انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں۔

آخر ہم بنی سعد کی بستی میں پہنچ گئے۔ اس وقت میرے خیال میں دنیا کا سب سے زیادہ خشک اور قحط زدہ علاقہ وہی تھا، مگر آنحضرت ﷺ کی برکت سے جب ہم وہاں پہنچے تو ہماری بکریاں شام کو گھر واپس آتی تھیں، ان کے پیٹ بھرے ہوتے تھے اور ان کے تھن دودھ سے لبریز ہوتے تھے۔ چنانچہ ہم ان کا دودھ دوہتے اور جتنا چاہیں پیتے۔ حالانکہ خدا کی قسم دوسرے لوگ قحط کی وجہ سے اپنے جانوروں کے ساتھ ایک قطرہ بھی دودھ نہیں پاتے، اور ان کے تھن سوکھے رہتے ہیں یہاں تک کہ گھروں میں رہنے والے لوگ ہماری قوم کے لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آخر تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ تم لوگ اپنی بکریوں کو وہاں کیوں نہیں چراتے جہاں بنت ابو ذویب یعنی حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں۔ مگر ان کی بکریاں اس حال میں ہوتی تھیں کہ وہ بھوکے رہیں اور دودھ سے خالی ہوتی جب کہ میری بکریاں پیٹ بھر کر چرتی تھیں اور خوب دودھ دیتیں ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و برکت رہی کہ آنحضرت ﷺ کی عمر کے دو سال گذر گئے۔ آپ ﷺ اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے تھے کہ عام بچے اس طرح نہیں بڑھتے۔ چنانچہ دو ہی سال کی عمر میں آپ ایک تندرست اور

مضبوط لڑکے معلوم ہوتے تھے 7

## واقعہ شق صدر

دایہ حلیمہ کہتی ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ دو سال کے ہو گئے تو ہم آپ ﷺ کو لے کر آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کے پاس آئے کیونکہ اس عمر تک بچے کو واپس ماں باپ کے پاس پہنچا دیا جاتا تھا مگر ہم رسول اللہ ﷺ کی برکتیں دیکھ چکے تھے اس لئے ہماری تمنا تھی کہ ابھی آنحضرت کے کو کچھ عرصہ اور اپنے پاس رکھیں۔ چنانچہ ہم نے اس بارے میں آپ ﷺ کی والدہ سے بات کی۔ میں نے ان سے کہا۔

بڑا اچھا ہوا اگر آپ بچے کو ذرا بڑا ہونے تک اور میرے پاس چھوڑ دیں! علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حضرت دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں کہا تھا۔

ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم بچے کو ایک سال اور اپنے پاس رکھیں کیونکہ میں ڈرتی ہوں کہ کہیں اس پر کلے کی بیماریوں اور آب و ہوا کا اثر نہ پڑ جائے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہم اسی طرح حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اصرار کرتے رہے آخر وہ مان گئیں اور ہم آنحضرت ﷺ کو لے کر واپس ہوئے۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خود یہ کہا میرے بیٹے کو واپس اپنے ساتھ لے جاؤ، مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس پر کلے کی بیماریوں کا اثر نہ پڑ جائے، کیونکہ خدا کی قسم یہ بچہ بڑا شان والا ہوگا

ان دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے جب حضرت دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہو کہ میرے بچے کو ابھی واپس لے جاؤ اس لئے کہ تمہاری طرح میں بھی ڈرتی ہوں کہ اس پر کلے کی بیماریوں کا اثر نہ ہو جائے

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم آنحضرت ﷺ کو لے کر واپس اپنے گھر آئے۔ آپ ﷺ کو دو بارہ لانے کے چند مہینے بعد ایک دن آپ ﷺ اپنے دودھ شریک بھائی کے ساتھ مویشیوں کے گلے میں تھے جو ہمارے مکان کے پیچھے تھا کہ اچانک آپ ﷺ کا دودھ شریک بھائی پریشان اور بھاگتا ہوا آیا اور مجھ سے اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔

میرا جو وہ قریشی بھائی ہے اس کو دو آدمیوں نے پکڑ لیا ہے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اس کو انہوں نے زمین پر لٹا کر اس کا پیٹ چاک کر دیا ہے اور اپنے ہاتھ اس کے پیٹ میں ڈالے ہوئے ہیں۔

دایہ حلیمہ کہتی ہیں کہ یہ سن کر میں اور میرے شوہر فوراً اس طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر ہم نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ اڑا ہوا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ زرد ہو رہا ہے یعنی چہرہ مبارک کا رنگ پیلا ہو رہا ہے جیسے کہ مردہ کا رنگ ہوا کرتا ہے۔

آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ فرشتوں کو دیکھنے کی وجہ سے بدلا ہوا تھا اس لئے نہیں کہ آپ ﷺ کو اس سینہ چیرنے کے عمل سے کوئی مشقت اور تھکن ہوئی تھی کیونکہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ مجھے شق صدر کا کوئی احساس اور تکلیف نہیں ہوئی اس لئے ابن جوزئی کہتے ہیں کہ ملائکہ کے دیدار سے آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری ہوئی آپ ﷺ کے رنگ کا اس طرح بدلنا صرف اس پہلی مرتبہ میں ہوا جبکہ آپ ﷺ بنی سعد میں دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تھے اور آپ ﷺ کی عمر تھوڑی تھی۔

غرض اس کے بعد دایہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں اور میرا شوہر مستقل آنحضرت ﷺ کے پاس رہے اور ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا بیٹے! تمہیں کیا ہوا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے تھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے یعنی وہ دونوں

حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل تھے دوسری روایت میں ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو سفید رنگ کے پرندے آئے جو عقاب کی طرح تھے غرض ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ وہی ہیں دوسرے نے کہا ہاں۔ پھر وہ دونوں میرے قریب آئے اور انہوں نے مجھے پکڑ کے لٹا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے میرا پیٹ کھولا، اس میں کوئی چیز تلاش کرنے لگے آخر انہیں وہ چیز مل گئی اور انہوں نے اسے باہر نکال کر پھینک دیا، مگر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز تھی

وہ ایک سیاہ دانہ تھا جسے انہوں نے آپ ﷺ کے قلب میں سے نکال کر پھینک دیا تھا اس سیاہ دانے کے متعلق پیچھے بیان گزر چکا ہے کہ یہ انسان کے جسم میں شیطان کا گھر ہوتا ہے اور شیطان انسان کے بدن میں ہیں سے اپنے اثرات ڈالتا ہے 8

### رضائی والدین کا قبول اسلام

اقول مؤلف کہتے ہیں پہلی روایت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرث صحابہ میں داخل ہیں اس کی تائید بظاہر اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ یہ حرث مکے میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے اس زمانے میں مکے آئے جبکہ قرآن پاک نازل ہونا شروع ہو چکا تھا، مکے میں ان سے قریش کے لوگوں نے کہا۔ اے حرث کیا تمہیں معلوم ہے تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے۔

حرث نے پوچھا کیا کہتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔

اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے قبروں میں سے اٹھائے گا۔ اور یہ کہ اللہ کے یہاں دو گھر ہیں جن میں سے ایک میں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے جو اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور دوسرے میں ان لوگوں کو نیک بدلہ دیتا ہے جو اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یعنی بروں کو دوزخ میں عذاب دیتا ہے اور نیکوں کو انعام میں جنت دیتا ہے۔ ان باتوں سے اس نے ہم لوگوں میں پھوٹ اور تفرقہ پیدا کر دیا ہے۔" حرث یہ سن کر آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔

اے بیٹے! کیا بات ہے تمہاری قوم کے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ یعنی لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گے اور اس کے بعد جنت اور جہنم میں جائیں گے۔" آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں میں ایسا کہتا ہوں۔

اور اباجان! اگر آج وہ دن ہوتا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اس بات کا ثبوت دیتا۔

یہ سن کر حرث مسلمان ہو گئے اور شریعت کے بہت پابند ہوئے جب وہ مسلمان ہو گئے تو یہ کہا

اگر میرا بیٹا اپنی بات کا ثبوت دینے کے لئے میرا ہاتھ پکڑ لیتا تو مجھے جنت میں داخل کئے بغیر نہ چھوڑتا۔

مؤلف نے اس روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرث صحابہ میں داخل تھے۔ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے بظاہر کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ اس روایت میں جہاں حرث کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے وہاں یہ لفظ ہے کہ اس کے بعد حرث مسلمان ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے، کیونکہ اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں یا اسی وقت مسلمان ہو گئے تھے۔

ابن حجر کی کتاب شرح ہمزہ میں اس سلسلے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سعادت اور خوش قسمتی تھی کہ وہ بھی مسلمان ہوئیں، ان کے شوہر بھی اور ان کے بچے بھی مسلمان ہوئے یعنی عبد اللہ، شیماء اور امیہ۔ 9

### والدین کی عزت و تکریم

، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، أَخْبَرَنَا عَمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي لِحَمَامٍ بِالْجِعْرَانَةِ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غَلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجُزُورِ، إِذَا أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَطَّ لَهَا رِدَاءُهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جعرانہ میں گوشت تقسیم کرتے دیکھا، ان دنوں میں لڑکا تھا، اور اونٹ کی ہڈیاں ڈھورہا تھا، کہ اتنے میں ایک عورت آئی، یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے قریب ہو گئی، آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی، جس پر وہ بیٹھ گئی

ابو طفیل کہتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ آپ کی رضاعی ماں ہیں، جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ 10  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا، فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخِرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

، عمر بن سائب کا بیان ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں آپ کے رضاعی باپ آئے، آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے، پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا دوسرا کنارہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئیں، پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ 11

### آنحضرت کی رضاعی بہن شیماء رضاعی

ابن اسحاق کہتے ہیں غزوہ حنین میں بنو ہوازن کی شکست کے بعد رسول کریم ﷺ نے اپنے لشکر کے افسران سے فرمایا کہ اگر بنی سعد میں سے بچاؤ تمہارے ہاتھ آجائے تو اس کو ہر گز نہ چھوڑنا۔ اس شخص نے بڑی گمراہی پھیلائی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو گرفتار کیا اور مع اس کے اہل و عیال کے لے کر رسول پاک ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوئے اور اسی کے ساتھ شیماء بنت حرث بن عبد العزیٰ آنحضرت ﷺ کی یہ رضاعی بہن بھی تھیں راستہ میں ان لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جلد چلنے کی تکلیف دی شیماء نے کہا ہے لوگو! تم جانتے بھی ہو کہ میں تمہارے رسول ﷺ کی دودھ شریک بہن ہوں۔ تم کو میری حرمت و عزت کرنی چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے قول کی تصدیق نہ کی یہاں تک کہ جب یہ قافلہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو شیماء نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا اس کی کوئی نشانی بھی تمہارے پاس ہے؟ شیماء نے کہا ہاں ایک دفعہ آپ ﷺ نے میری پشت میں کاٹا تھا اس کا نشان اب تک موجود ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی یاد آیا اور آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا کر اس پر

شیماء کو بٹھایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو عزت کے ساتھ میرے پاس رہو۔ اور اگر تم چاہو تو اپنی قوم میں چلی جاؤ میں تم کو رخصت کر دوں۔ شیمانے عرض کیا میں اپنی قوم ہی میں رہنا چاہتی ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کو بہت سامال و اسباب دے کر رخصت کیا۔ بنی سعد کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شیماء کو مکحول نامی ایک غلام اور ایک لونڈی بھی دی تھی اور آپس میں ان دونوں کی شادی کرادی تھی۔ ان کی نسل اب تک باقی ہے۔ 12

### حوالہ جات

1. [https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D8%B9%D8%AF\\_%D8%A8%D9%86\\_%D8%A8%D9%83%D8%B1](https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D8%B9%D8%AF_%D8%A8%D9%86_%D8%A8%D9%83%D8%B1)
2. قاسمی، محمد اسلم، مولانا، سیرت حلبیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ۲۰۰۹ء، ج: ۱، ص: ۲۸۰
3. مبارکپوری، صفی الرحمن، مولانا، الر حقیق المختوم، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، ۲۰۲۲ء، ص: ۸۴
4. حافظ، ابن قیم، علامہ، زاد المعاد، مترجم (سید رئیس احمد جعفری) نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۶۲ء، ج: ۱، ص: ۷۲
5. قاسمی، محمد اسلم، مولانا، سیرت حلبیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ۲۰۰۹ء، ج: ۱، ص: ۲۸۱-۲۸۲
6. [https://muhammadencyclopedia.com/article/649ac1fa035ce25dfa33c4a5?utm\\_source=chatgpt.com](https://muhammadencyclopedia.com/article/649ac1fa035ce25dfa33c4a5?utm_source=chatgpt.com)
7. قاسمی، محمد اسلم، مولانا، سیرت حلبیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ۲۰۰۹ء، ج: ۱، ص: ۲۸۳-۲۸۵
8. ایضاً ۲۹۱-۲۹۲
9. ایضاً ۲۸۱-۲۸۲
10. داؤد، سلیمان بن اشعث، ابو، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باپ فی البرالدین، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س۔ ن، حدیث نمبر: ۵۱۴۴
11. ایضاً، حدیث نمبر: ۵۱۴۵
12. دہلوی، یسین علی حسنی نظامی، سید، سیرت النبی ﷺ ابن ہشام، المکتبہ اسلامیہ، لاہور، س۔ ن، ج: ۲، ص: ۲۹۸-۲۹۹

### References

1. [https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D8%B9%D8%AF\\_%D8%A8%D9%86\\_%D8%A8%D9%83%D8%B1](https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D8%B9%D8%AF_%D8%A8%D9%86_%D8%A8%D9%83%D8%B1)
2. 2. Qasimi, Muhammad Aslam, Maulana, Seerat Halabiya, Darul Ashaat Urdu Bazaar Karachi, 2009, Vol. 1, p. 280
3. 3. Mubarakpuri, Safi Ur Rahman, Maulana, Al-Ruhaiq Al-Makhtum, Al-Muktabat Al-Salafiya, Lahore, 2022, p. 84
4. 4. Hafiz, Ibn Qayyim, Allama, Zad Al-Ma'ad, Translator (Syed Raees Ahmad Jafari) Nafees Academy, Karachi, 1962, Vol. 1, p. 72

5. 5. Qasimi, Muhammad Aslam, Maulana, Seerat Halabiya, Darul Ashaat Urdu Bazaar Karachi, 2009, Vol. 1, p. 282-281
  6. [https://muhammadencyclopedia.com/article/649ac1fa035ce25dfa33c4a5?utm\\_source=chatgpt.com](https://muhammadencyclopedia.com/article/649ac1fa035ce25dfa33c4a5?utm_source=chatgpt.com)
  7. 7. Qasimi, Muhammad Aslam, Maulana, Seerat Halabiya, Darul Ashaat Urdu Bazaar Karachi, 2009, Vol. 1, pp. 285-283
  8. 8. Also 292-291
  9. 9. Also 282-281
  10. 10. Dawood, Sulayman bin Ash'ath, Abu, Sunan Abi Dawood, Kitab Adab, Baap Fi Baraluddin, Maktaba Rahmaniyya, Lahore, S.N., Hadith No.: 5144
  11. 11. Also, Hadith No.: 5145
  12. 12. Dehlvi, Yasin Ali Hasani Nizami, Syed, Seerat-un-Nabi ﷺ Ibn Hisham, Maktaba Islamia, Lahore, S.N., Vol. 2, pp. 299-298
-